بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان
یوم یکشنبہ
ٹیلیفون نمبر ۹۱

مدینۃ المسیح

لاہور ۷ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ½ ۱۰ بجے شب بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی۔ کہ حضور کو نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ خطبہ جمعہ احمدیہ مسجد لاہور میں حضور نے ہی پڑھا —— سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کو گو پہلے سے افاقہ ہے۔ لیکن ابھی حالت تسلی بخش نہیں۔ اپریشن کا بھی ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوسکا۔ کہ کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ اسلئے احباب موصوفہ کی صحت کیلئے ابھی درد دل سے دعائیں جاری رکھیں —— یہ خبر بھی ملی ہے کہ آج صبح ۱۰-۱۱ بجے کے درمیان سیدہ ام متین صاحبہ کے گلے کا اپریشن ہوا۔ احباب ان کی صحت کے بھی دعا فرمائیں۔

قادیان ۷ ماہ صلح۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے تمام عوارضات نزلہ۔ کھانسی۔ سردرد میں کوئی نمایاں کمی نہیں ہوئی۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کو اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت نمایاں افاقہ ہے الحمد للہ۔ صحت کاملہ کیلئے دعا کی جائے —— حضرت نواب محمد علی خانصاحب کو پہلے کی نسبت کسی قدر افاقہ ہے۔ لیکن پیشاب میں خون کی نمایاں کمی نہیں۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا کریں۔ آج خطبہ جمعہ حضرت

جلد ۳۲ | ۹ ماہ صلح ۱۳۲۳ ہش | ۱۲ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ | ۹ جنوری ۱۹۴۴ء | نمبر ۸

روزنامہ الفضل قادیان —— ۱۲ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ

عرب ممالک کے اتحاد کے آئین کی بنیاد قرآن کریم کی ہدایات پر

پچھلے دنوں امیر فیصل بن سلطان ابن سعود جو حکومت حجاز و نجد کے وزیر خارجہ ہیں۔ جب برطانیہ اور امریکہ کی طویل سیاحت سے فارغ ہو کر واپس لوٹے۔ تو انہوں نے قاہرہ میں اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے عرب ممالک کے اتحاد کی ضرورت اور اہمیت کے ذکر میں فرمایا۔ ان ممالک کے اتحاد کے دستور و آئین کی بنیادیں قرآن کریم کی ہدایات پر رکھی جائیں گی۔ اس کی وجہ ایک تو آپ نے یہ بیان فرمائی۔ کہ قرآن کریم میں مذہبی۔ مجلسی۔ تجارتی اور سیاسی امور کے متعلق مکمل ہدایات موجود ہیں۔ اور دوسری یہ کہ قرآن کریم کی تعلیم یہ ہے۔ کہ جہاں مفاد مشترک ہوں۔ وہاں تعاون اور اشتراک عمل کا طریق اختیار کرنا چاہیئے یعنی آپس میں مل جل کر کام کرنا چاہیئے۔ اسی سلسلہ میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ قرآن مجید میں انسانی زندگی کے ہر شعبہ کی اصلاح و ترقی کے ذرائع بیان کئے گئے ہیں۔

اس بارے میں ایک سوال پیدا ہو سکتا تھا۔ اور وہ یہ کہ عرب ممالک میں عیسائی بھی موجود ہیں۔ پھر اُن پر وہ دستور و آئین کس طرح نافذ کیا جائے گا۔ جو قرآن کریم کی ہدایات پر مبنی ہوگا۔ امیر فیصل نے یہ سوال خود اٹھا کر اس طرح صاف کر دیا۔ کہ عرب کے عیسائی نہایت اچھے شہری اور اچھے دوست ہیں۔ اور قرآن کریم ہر شخص کو اپنے طریق کے مطابق خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کی آزادی دیتا ہے۔ اس دینی پہلو کے علاوہ قرآن کریم میں انتظام مملکت قانون و ضابطہ۔ تجارت۔ غرض زندگی کی ہر ضرورت کے متعلق ہدایات موجود ہیں۔ جن پر عمل کرنا سب کے لئے یکساں طور پر مفید ہے۔

امیر فیصل بن سلطان ابن سعود کا یہ بیان ہر لحاظ سے قابل تعریف اور لائق توصیف ہے۔ اس وقت جہاں اس بات کی بے حد ضرورت ہے۔ کہ نہ صرف عرب ممالک بلکہ تمام اسلامی ممالک اتفاق و اتحاد کی ایک سلک میں منسلک ہو جائیں۔ وہاں اس سے بھی زیادہ ضروری یہ امر ہے۔ کہ ان کے دستور و آئین کی بنیاد قرآن کریم کے ارشادات پر ہو۔ ان مکمل ارشادات پر۔ جو ساڑھے تیرہ سو سال گذرنے اور دنیا میں عظیم الشان انقلابات آنے کے باوجود آج بھی غیر مبدل اور دنیا کے تمام قوانین سے برتر و اعلیٰ ہیں۔

ایک زمانہ تھا۔ جب اسلامی حکومت کا ڈنکہ چار دانگ عالم میں بجتا تھا۔ اور اس کے مقابلہ میں کسی کو دم مارنے کی جرأت نہ تھی۔ لیکن جب مسلمان حکمران قرآن کریم کے ارشادات کو نظر انداز کر کے ایک طرف خود عیش و عشرت میں پڑ گئے۔ اور دوسری طرف حکومت آرائی کے قوانین اور آئین کچھ کے کچھ بنا لئے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ تنزل اور ادبار کی گھٹائیں اسلامی ممالک پر چھا گئیں۔ اور آج یہ حالت ہے۔ کہ بالفاظ اخبار "شہباز" (۲۵ دسمبر ۱۹۴۳ء)

"اکثر اسلامی ملتیں محکوم و مغلوب ہونے کے باعث قرآن حکیم کے بتائے ہوئے انفرادی اور اجتماعی نظام زندگی سے بہت دور ہٹ گئی ہیں۔ اور بعض آزاد اسلامی ممالک کے باشندے بھی اقوام فرنگ کے بنائے ہوئے آئینوں کو مشعل راہ بنا رہے ہیں"

ان حالات میں ایک طرف مسلمانوں کے اتحاد کی ضرورت کا احساس ہونا اور دوسری طرف یہ آواز بلند کرنا کہ عرب ممالک کے اتحاد کے دستور و آئین کی بنیاد قرآن کریم کی ہدایات پر رکھی جائے گی۔ نہایت ہی مبارک بات ہے۔ پھر قرآن کریم کے متعلق اس ایمان و یقین کا اظہار بھی نہایت ہی خوشکن ہے۔ کہ اس میں مذہبی مجلسی تجارتی اور سیاسی امور کے متعلق مکمل ہدایات موجود ہیں۔ نیز یہ کہ قرآن مجید میں انسانی زندگی کے ہر شعبہ کی اصلاح و ترقی کے ذرائع بیان کئے گئے ہیں۔ قرآن کریم کے نزول کے وقت سے لے کر اب تک انسانوں کے عادات و حالات بدل گئے۔ ان کی ضرورتیں اور حاجتیں بدل گئیں۔ ان کے طور و طریق بدل گئے۔ ان کے خیالات اور اعتقادات بدل گئے۔ مگر جو چیز نہیں بدلی۔ اور جسے زمانہ کے بڑے بڑے تغیرات بال بھر بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا سکے۔ وہ قرآن کریم کی تعلیم اور احکام ہیں۔ وہ آج بھی انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق مفصل اور مکمل راہ نمائی کر رہے ہیں۔ اور ہر خطرہ سے بچنے اور ہر ترقی کی طرف قدم بڑھانے کا رستہ بتا رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بڑے بڑے سیاسی۔ مذہبی۔ تجارتی اور مجلسی مدبرین بخیال خویش جو نئے اصول مرتب کرتے ہیں۔ ان میں سے اکثر اسلامی تعلیم کا عکس اور چربہ ہوتے ہیں۔ مگر بھونڈا چربہ۔ پس یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ قرآن کریم ہی دنیا کی مذہبی اور سیاسی راہ نمائی کرنیوالا مکمل ضابطہ ہے۔ اور دنیا جس قدر جلدی اس کی طرف متوجہ ہوگی۔ اتنا ہی جلد اس جہنمی زندگی سے نجات حاصل کریگی۔ جس میں وہ اب مبتلا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو۔ کہ اس مکمل ضابطہ کو اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں راہ نما اور راہبر بنانیکا عملی طور پر آغاز عرب ممالک سے ہو۔ اور امیر فیصل نے جو تمنا ظاہر فرمائی ہے اُسے جلد سے جلد عملی جامہ پہنایا جاسکے۔

امیر فیصل نے دوران کلام میں ایک اہم بات یہ بیان فرمائی۔ کہ قرآن کریم کی تعلیم یہ ہے کہ جہاں مفاد مشترک ہو۔ وہاں تعاون اور اشتراک عمل کا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ یعنی آپس میں مل جل کر کام کرنا چاہیئے۔ اس کے مخاطب وہ تمام عرب ممالک معلوم ہوتے ہیں جن میں اتحاد قائم کرنے کی تمنا امیر فیصل نے ظاہر فرمائی۔ کیونکہ ان میں بعض سیاسی اختلافات کے علاوہ مذہبی اختلافات بھی پائے جاتے ہیں۔ عقائد میں کچھ نہ کچھ فرق موجود ہے۔ ان حالات میں اتفاق و اتحاد جو عزت و وقار کی زندگی بسر کرنے کیلئے نہایت ضروری ہے اسلام کی اسی تعلیم پر عمل کرنیسے پیدا ہوسکتا ہے۔

ایڈیٹر:- غلام نبی
بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

جس کا ذکر امیر فیصل نے فرمایا ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ جہاں مفاد مشترک ہو۔ وہاں تعاون اور اشتراک اور مل جل کر کام کرنے کا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ اور اسلام کی یہی وہ تعلیم ہے۔ جس کی طرف ایک عرصہ سے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کے مسلمانوں کو عموماً اور ہندوستان کے مسلمانوں کو خصوصاً توجہ دلا رہے ہیں۔ اگر عرب ممالک کے مسلمان مشترک مفاد کے لئے اشتراک عمل اور مل جل کر کام کرنے کی مثال قائم کردیں۔ تو ممکن ہے ہندوستان کے مسلمان بھی ادھر متوجہ ہوں اور ان نقصانات سے محفوظ رہ سکیں جو بحالت موجودہ انہیں پہونچ رہے ہیں۔

عرب ممالک کے عیسائی باشندوں کے متعلق امیر فیصل نے جو کچھ فرمایا۔ اس سے بھی مسلمانان ہند کو سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ امیر موصوف نے ان کے ذکر میں فرمایا۔ قرآن کریم ہر شخص کو اپنے طریق کے مطابق خدا کی عبادت کرنے کی آزادی دیتا ہے مطلب یہ کہ جب عرب ممالک کے عیسائیوں کو مذہبی معاملات میں پوری پوری آزادی حاصل ہوگی۔ اور ان سے کسی قسم کا تعرض مذہبی اختلاف کی بناء پر نہیں کیا جائیگا۔ بلکہ قرآن کریم کے احکام اور اس کی تعمیل کے مطابق حسن سلوک کیا جائیگا۔ تو پھر انہیں کیا شکائت ہوسکتی ہے۔ اور یہ بالکل درست ہے۔ کہ اسلام نے مذہبی رواداری کے متعلق جو تعلیم دی ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اسوۂ حسنہ پیش فرمایا ہے۔ اسے مدنظر رکھا جائے۔ تو غیر مذاہب کے لوگوں کو قرآن کریم کی ہدایات اور احکام پر مبنی دستور اور آئین کی پابندی کرنے میں کسی قسم کی شکائت نہیں بلکہ خوشی اور مسرت پیدا ہوسکتی ہے۔ مگر کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ ہندوستان کے مسلمان نہ صرف غیر مسلموں کے متعلق اس رواداری کا ثبوت پیش کرنے سے عموماً قاصر رہتے ہیں جس کی تعلیم اسلام نے دی ہے۔ بلکہ مسلمان کہلانے والوں حتیٰ کہ اسلام کے لئے جان ومال نثار کرنے والوں سے بھی محض اختلاف عقائد کی وجہ سے انتہا درجہ کی دشمنی اور عداوت کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اور اسے اپنا بہت بڑا کارنامہ سمجھتے ہیں۔ کاش وہ اپنے اس طریق عمل پر غور کریں اور دیکھیں۔ کہ اس بارے میں اسلام کی تعلیم اور ان کے عمل میں کس قدر بُعد ہے۔

منارۃ المسیح پر لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ تبلیغ احمدیت

قادیان ۷ جنوری۔ آج نماز جمعہ سے قبل مسجد اقصیٰ میں منارۃ المسیح پر دو ہارن وائے لاؤڈ سپیکر تجربہ کے لئے نصب کئے گئے۔ جن سے قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظمیں نشر کی گئیں۔ نیز مستری محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی نے مختصر سی تقریر میں بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا" جہاں مبلغین اور تحریروں کے ذریعہ دنیا کے کناروں تک پہونچایا جارہا ہے۔ انشاء اللہ ایک دن آلہ نشر الصوت کے ذریعہ بھی دنیا کے کناروں تک پہونچایا جاسکے گا۔ آج اس کی ابتداء اس طرح کی جارہی ہے۔ اس آلہ کے ذریعہ قادیان کے کناروں تک حضور کی آواز پہونچ رہی ہے۔ چنانچہ یہ آواز صرف قادیان کے وسیع محلہ جات میں ہی نہیں۔ بلکہ بعض ملحقہ دیہات میں بھی صفائی کے ساتھ سنی گئی۔

پھر نماز مغرب کے بعد اس آلہ پر جناب مولوی ابو العطاء صاحب نے تقریر فرمائی۔ جس میں بتایا۔ ہر سال اور ہر دن جو چڑھتا ہے۔ وہ قادیان میں رہنے والے غیر احمدیوں پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ سوچیں اور غور کریں ؀

آخر میں نماز عشاء کی اذان مولوی بشیر الدین صاحب نے دی ؀

شمعِ ہدیٰ اور اس کے پروانے

پھوٹ پڑتے ہیں آنسو آنکھوں سے | یاد آتے ہیں جب مسیحِ زماں
گو خطاکار و پُر معاصی ہوں | پھر بھی ہے فضلِ حق یہ بے پایاں
دیکھتا ہوں میں خواب میں ہر سال | گاہ گاہ آپ کو خوش و فرحاں
تا دمِ مرگ بھول سکتا نہیں | کیا منور تھا روئے نور افشاں
نقشہ اس وقت کا بتائیں کیا | نہ وہ احباب ہیں نہ وہ ہے سماں
ہیں کہاں اب حکیم امت آہ | اور عبد الکریم خوش الحاں
نیز بھیرے کے فضل دین حکیم | آپ پر تھے فدا بہ از دل و جاں
حسبِ الہام ہر طرف سے ہی | لوگ آنے لگے دواں و کشاں
عشقِ فرہاد و قیس تھا کیا چیز | میں یہ کرتا ہوں زور سے اعلاں
ہوں گے ثابت جو پڑ گئے تھے گڑھے | آمد و رفت سے بطور نشاں
چاہتا ہوں کہ پھر کبھی دیکھوں | وہ پرانے نشان و نہرِ رواں
ہوگئے باری باری ہم سے جدا | ہائے وہ پاک و پاک تر انساں
ہاں فرشتہ خصال شیر علی | تقویٰ و زہد جن پہ ہے قرباں
میر صاحب محمد اسمٰعیل | اور اسحاق ان کے بھائی جاں
نیک کردار اور نیک صفات | پائے جاتے ہیں دونوں میں یکساں
اور مکرم جناب سرور شاہ | بہترین ہیں جو عالمِ قرآں
مولوی فضل دین اور سیال | یہ بھی ہیں سلسلہ کی روحِ رواں
مفتی اور مولوی غلام رسول | رہتے ہیں صاحبان یہ قادیاں
دیکھ کر ان کو ہوتی ہے فرحت | ہے یہ اللہ کا بڑا احساں
یہ بھی ممکن ہے اور بہت ممکن | اولیں سے ابھی ہوں اور وہاں
اور بھی ہیں مبلغین عظام | جن کا مسکن بنا ہے دار الاماں
کن کے زمرہ میں ہیں انہیں لکھتا | کب سے ہیں مسلک یہ احمدیاں
ہیں وہ تبلیغ کے علم بردار | رب بفضلِ خدائے عالمیاں
حق کی توحید و شانِ مصطفوی | کرتے رہتے ہیں ہر زباں میں عیاں
تارکانِ خلافتِ حق نے | کچھ بھی سوچا نہ اپنا سود و زیاں
اے مرے ربِّ برتر و اعلیٰ | مالکِ ملک و خالقِ دو جہاں
ہیں ہمارے جو حضرتِ محمود | ان کی تو نے ہی کی ہے ارفع شاں
واہ تری شان کیا نوازا ہے | ہیں مخالف بھی دیکھ کر حیراں
اعلیٰ درجہ کے منتظم ہیں آپ | تھے خلافت کے آپ ہی شایاں
ہے دعا عاجزانہ یہ ہر دم | تو ہی رکھ ان پہ ظلِ حفظ و اماں

صحتِ خاص کوہ سوار کو بھی
دے کے کر دے بحال تاب و تواں

از ناچیز محمد حسین احمدی کوہ سوار

دعائے مہجور

اے خیالِ رخِ محمود۔ دوائے رنجور | تو ہے دل میں ہمیشہ ہے دعائے مہجور
تجھ میں تسکیں ہے تسلی بھی ہے اور ٹھنڈک بھی | دل وہ خوش رہتا ہے جو رہتا ہے تجھ سے معمور

تجربہ ہے میرا برسوں کا یہی اے گوہر
تیرے نزدیک ہے وہ لاکھ رہے تجھ سے دور

محمد انصار عثمانی گوہر

حضرت سید احمد رحمۃ اللہ علیہ کے چند ملفوظات

مولانا مولوی محمد اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب موسومہ "صراط مستقیم" لکھی ہے۔ جو حضرت سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زیر نگرانی لکھی گئی ہے۔ چنانچہ مصنف علیہ الرحمۃ آغاز کتاب میں فرماتے ہیں:۔

"یہ عاجز اس مجلس عالی (حضرت سید احمد رحمۃ اللہ علیہ) میں حاضر ہونے کے وقت کلمات ہدایت آیات کے سننے سے کامیاب ہؤا تو عام مسلمانوں کی نصیحت اور طالبان قرب الٰہی کی خیر خواہی کا یہ تقاضا ہؤا۔ کہ غائبین بھی ان فیوض الٰہیہ میں حاضرین کے ساتھ شریک ہوں اور اس کا طریق بجز اس کے اور کوئی نہیں۔ کہ ان بلند پرواز مضامین کو تحریر کے پنجرے میں قید کیا جائے۔ اگرچہ بحکم ع

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

حضور اور غیبت میں بڑا فرق ہے"۔ (ترجمہ اردو صراط مستقیم مطبوعہ مطبع احمدی لاہور صفحہ ۳) اس کتاب میں مولانا ممدوح نے طریق ولایت اور طریق نبوت کو نہایت شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا ہے۔ آپ صفحہ ۷ پر فرماتے ہیں:۔

"اس امت کے اکابر یعنی ائمہ طریقت وپیشوایان حقیقت اگرچہ طریق نبوت کے کمالات کے ساتھ موصوف اور اس کے فقرات کے مقام میں راسخ القدم تھے۔ لیکن انہوں نے اس نسبت کے حاصل کرنے کا طریق ولایت کے حاصل کرنے کے طریق سے ممتاز نہیں فرمایا اور اس راستے کی باتیں بالاستقلال کچھ کلام نہیں کیا اور اس راہ کے مبادی کی تعیین میں کسی بلیغ نہیں کی۔ اس لئے مناسب معلوم ہؤا۔ کہ اس کتاب کا ایک باب دونوں قسم کی بحث پر امتیاز کی وجہ میں منعقد کیا جائے۔"

پھر آپ صفحہ ۳۷ پر طریق نبوت کے سالک کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"پس شرعی علوم اس کو دو طریق سے حاصل ہوتے ہیں۔ ایک تو جبلی نور کے ذریعہ سے اور دوسرا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے واسطہ سے"۔

پھر صفحہ ۳۸ پر فرماتے ہیں:۔

"پس کلیات شریعت اور احکام دین میں اس کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا شاگرد بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور ان کا ہم استاد بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور نیز اس کے اخذ کا طریق بھی وحی کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے۔ جس کو شریعت کی اصطلاح میں نفث فی الروع کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں۔ اور بعض اہل کمال اس کو باطنی وحی کہتے ہیں۔ پس ان بزرگوں اور انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں فرق صرف اتنا ہی ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام امتوں کی طرف مبعوث ہوتے ہیں۔ یہ بزرگ عظام حکم کو قائم کرتے ہیں۔ اور ان کو انبیاء کے ساتھ وہی نسبت ہے۔ جو چھوٹے بھائیوں کو بڑے بھائیوں سے یا بیٹوں کو اپنے باپ سے نسبت ہؤا کرتی ہے۔ کیونکہ ان کے درمیان بھی وجہ نبوت کا علاقہ ہے۔ اور اسی وجہ اخوت کا اور یہ لوگ اور تمام آدمیوں سے انبیاء کی خلافت کے زیادہ مقدار ہوتے ہیں۔ اگرچہ ظاہری تسلط ان کو نصیب نہ ہو اور اگرچہ جہلا ان کی ریاست کو نہ مانیں۔ اور اس معنی کو امامت اور وصایت کے ساتھ تعبیر کیا کرتے ہیں۔ اور ان کے علوم کو جو بعینہ پیغمبروں کا علم ہے۔ لیکن ظاہری وحی سے حاصل نہیں ہؤا۔ حکمت کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اور بوجہ مخصوص عنایت اور ولایت انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ہوتی ہے۔ اور ان کو اسی مخصوص عنایت اور ولایت کی وجہ سے اپنے امثال میں امتیاز حاصل ہؤا ہے۔ کہ اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلاً ومن الناس"

پھر صفحہ ۴۳ پر فرماتے ہیں:۔

"اس کو ترجمان مقرر کرکے ان کی برکت والی زبان سے اللہ تعالیٰ کی تازہ مہربانیوں کی طرف آدمیوں کو دعوت کی جاتی ہے جو انسانیت میں آدمیوں میں سے زیادہ باکمال اور اللہ تعالیٰ کے فیض کے زیادہ لائق ہوتا ہے۔ اور یہ مقام مستقل طور پر تو حضرت خاتم النبوت اور خاتم الولایت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مخصوص ہے۔ اور آپ کی پیروی کی برکت سے اس مقام کا نمونہ بعض بزرگوں کو بھی عطا کیا جاتا ہے۔ اور اصطلاح میں ان کو خاتمین اور تاخین کا لقب دیا جاتا ہے۔ یعنی ان لوگوں کے وجود سے گزشتہ دورہ کے نتیجہ کی انتہا اور آئندہ دورہ کے کمال کا آغاز ہوتا ہے"۔

پھر آپ صفحہ ۷۵ خاتمہ میں فرماتے ہیں:۔

"بیان میں بعض معاملات اور واردات کے جو حضرت سید احمد صاحب قدس سرہ کو دونوں طریق یعنی طریق سلوک نبوت اور طریق سلوک ولایت کے اثنائے سلوک میں پیش آئے ہیں"۔

پھر اسی صفحہ پر فرماتے ہیں:۔

"پس جاننا چاہیئے۔ کہ آنحضرت (یعنی سید صاحب) کی جبلت ابتداء فطرت سے کمالات طریق نبوت پر اجمالاً مجبول تھی لہٰذا اس طریق کے آثار یعنی مناجات کی لذت پانا خصوصاً نمازیں اور شرع شریف کی تعظیم کرنا اور اتباع سنت کی کمال رغبت اور بدعت کے ساتھ آلودہ ہونے سے کمال نفرت اور طاعت کی طرف طبعی میلان اور معاصی اور گناہوں سے جبلی کراہت سن شعور رسالی میں آپ پر ظاہر اور باہر تھی۔ القصہ جبلی طہارت کے آثار آپ کی طبیعت کی تہ میں ظاہر تھے۔ اور سعادت ازلیہ کے انوار آپ کے جبین مبارک میں روشن تھے تاآنکہ سعادت کے خزانوں کی کنجی جس کی مدد سے ہر دو طریق یعنی طریق نبوت اور طریق ولایت کے بند دروازے کھل جائیں۔ آپ کے ہاتھ میں آگئی"۔

آخر کتاب میں آخری فقرہ مصنف نے یہ لکھا ہے:۔

"ان چند کلمات میں جو حضرت سید صاحب کے معاملات کے اجمالی اشارات پر مشتمل ہیں بڑے بڑے فائدے ہیں..... منجملہ ان کے زمانے کے جاہلوں کی تنبیہہ کرنا ہے کہ انہوں نے دولت اتباع کو ممتنعات عقلیہ سے شمار کرکے اوائل امت پر اسے منحصر سمجھ کر نبوت کی طرح ولایت کے انقطاع کے قائل ہوگئے ہیں"۔

درویش دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سیالکوٹ

فوج میں بھرتی ہونے والے احمدی دوستوں اور انکے والدین کے لئے ضروری اعلان

جو احمدی دوست فوج میں بھرتی ہوئے ہیں۔ اگر وہ ایسی جگہ مقیم ہیں۔ جہاں کہ جماعت قائم ہے۔ تو وہ اپنا چندہ جماعت مقامی کے ذریعہ بھجوائیں۔ ورنہ مرکز میں اطلاع دے کر براہ راست بھیجنے کی منظوری حاصل کرلیں۔ اگر براہ راست بھیجنے میں بھی کوئی روک ہو۔ تو اپنے والدین کے ذریعہ چندہ مرکز میں ارسال کرنے کا مناسب انتظام کریں۔ نیز جماعتوں کے عہدہ داروں کو بھی اس امر کی پوری نگرانی کرنی چاہیئے۔ کہ ان کی جماعت کے جو دوست فوج میں ملازم ہیں۔ وہ ان کے والدین کے ذریعہ ماہوار چندہ کی وصولی کریں۔ اور جس جس جماعت سے کوئی دوست فوج میں بھرتی ہو کر گئے ہوں۔ وہاں کی جماعت کے سیکرٹری صاحب مال فوری طور پر ایسے دوستوں کی فہرست معہ مکمل پتوں کے ارسال فرمائیں اور وضاحت سے تحریر کریں۔ کہ ان میں سے کن کن کی طرف سے چندہ مل رہا ہے۔ تا جن دوستوں سے چندہ وصول نہ ہو رہا ہو۔ ان سے براہ راست وصول کرنے کے بارہ میں مناسب کارروائی عمل میں لائی جاسکے۔ (ناظر بیت المال)

قابل توجہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

موصیوں کے تصدیقی فارم جماعت کے عہدہ داروں کے نام بھیجے جاتے ہیں تو بعض دوست بہت دیر کردیتے ہیں۔ اس سے علاوہ موصی کی پریشانی کے کہ ان کو سرٹیفکیٹ جلدی نہیں ملتا۔ مال کا بھی نقصان ہوتا ہے۔ اس طرح کہ وہ ہمیں بار بار خط لکھتا ہے۔ ہمیں اس کا جواب دینا پڑتا ہے اور پھر عہدیدار کو یاد دہانی کرانی پڑتی ہے۔ اگر دوست جلدی جلدی تصدیقی فارم واپس فرما دیا کریں۔ تو یہ دقتیں رفع ہو سکتی ہیں۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

غیر مُبایعین کو ایک مخلصانہ دعوت

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

(۱) آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے میں ہمارے ساتھ شریک ہیں۔ ہاں اتنا فرق ہے۔ کہ ہمارے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانا ہر شخص کا فرض ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور اور مرسل ہیں۔ مگر آپ لوگ کہتے ہیں۔ کہ حضور پر ایمان لانا فرض نہیں۔ خدا تعالےٰ نے آپ پر ایمان لانے کا حکم نہیں دیا۔ کیونکہ آپ خدا کے نبی نہیں صرف چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔ اس لئے اگر کوئی آپ کو قبول کرلے۔ تو بہتر ہے ورنہ فرض نہیں۔ ہم دونوں فریق کے اس اختلاف پر ربع صدی سے زیادہ زمانہ گزر چکا ہے۔ آپ کے بڑے ساتھیوں نے جماعتِ احمدیہ قادیان کے خلاف پورا زور صرف کیا ہے۔ غیر احمدیوں کو اشتعال دلانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اس ساری جدوجہد کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے گذشتہ دنوں آپ میں سے "بعض بزرگوں" نے جناب مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں عرض کیا تھا۔ کہ "پچیس سالہ کوشش سے میاں صاحب کے مسلک کو غلط ثابت کرکے ہم ان کی جماعت کی ترقی کو نہیں روک سکے" اور پھر استفسار کیا تھا۔ کہ "دونوں جماعتوں کے محاربات کے خاتمہ کی کوئی صورت ہے یا نہیں؟"

ہم جانتے ہیں۔ کہ آپ میں سے اکثر لوگ گذشتہ "پچیس سالہ کوشش" کے ضیاع کا پورا احساس رکھتے ہیں۔ اور دل سے چاہتے ہیں۔ کہ "دونوں جماعتوں میں محاربات" ختم ہو جائیں۔ اگرچہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے اس "بزرگ" کے استفسار کا کوئی مناسب جواب نہیں دیا۔ مگر ہماری طرف سے اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ:-

"ہم انہیں یقین دلاتے ہیں۔ کہ اگر وہ اپنے جنگ وجدل کو ختم کرنے کے لئے یہ شرط بھی پیش کریں۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے ان کے خلاف کچھ نہ لکھا جائے۔ اور وہ جماعت احمدیہ قادیان کے خلاف کچھ نہ لکھیں گے۔ اور اس شرط کی پوری پابندی کا اقرار کریں۔ تو ہمیں ان کی اس تجویز سے کلّی اتفاق ہوگا"

(فرقان اگست ۱۹۴۳ء)

اب ہم پھر یاد دہانی کراتے ہیں۔ کہ اگر آپ صاحبان دل سے مصالحت کے آرزومند ہیں۔ تو اپنے امیر صاحب اور اپنے مرکزی کارکنوں کو اس پر آمادہ کرنیکی کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(۲) آپ میں سے ایک طبقہ مباحثات کا بہت شائق ہے۔ اور کئی صاحبان تو تقریر یا تحریری چیلنج دینے میں بہت دلیر ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ جب ان کا چیلنج منظور کر لیا جاتا ہے۔ تو بالکل خاموش ہو جاتے ہیں۔ ممکن ہے۔ مباحثہ پسند گروہ خیال کرے۔ کہ شاید ہمارے امیر جناب مولوی محمد علی صاحب کے چیلنج مناظرہ سے احتراز کے لئے دعوت مصالحت کو قبول کیا جا رہا ہے۔ سو یاد رہے۔ کہ جس طرح جماعت احمدیہ کے افراد نے ہمیشہ غیر مبایعین کے ہر چیلنج کو منظور کیا ہے۔ اسی طرح جناب مولوی محمد علی صاحب کے چیلنج مناظرہ کے بارہ میں امام جماعت احمدیہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کھلے الفاظ میں اعلان فرما چکے ہیں۔ کہ:-

"جہاں تک مسائل کا تعلق ہے۔ میں مولوی محمد علی صاحب سے تحریری بحث اوّل انکار مسیح موعود علیہ السلام۔ دوم نبوت مسیح موعود علیہ السلام۔ سوم مسئلہ خلافت کے متعلق کر سکتا ہوں"

(فرقان اپریل ۱۹۴۳ء)

اس اعلان کے بعد جناب مولوی صاحب نے اس کی منظوری یا نامنظوری کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ شاید مولوی صاحب موصوف غور فرما رہے ہوں۔ اب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر "شائقین مناظرہ" کو ان سے فیصلہ کن جواب لینا چاہیئے۔ کہ اگر وہ مناظرہ کے لئے تیار ہیں۔ تو صاف اعلان کریں۔ اور اگر اب ان کی سمجھ میں آگیا ہے۔ کہ موجودہ وقت کے مناظرات زیادہ نتیجہ خیز نہیں ہو سکتے۔ اور وہ اپنے چیلنج کو واپس لیتے ہیں۔ تو مومنانہ طریق پر اس کا اظہار فرمائیں۔ ورنہ ظاہر ہے کہ اس پہلو سے بھی ہماری طرف سے حجت تمام ہو چکی ہے۔

(۳) ہم نے محبت اور خلوص سے فی الحال تین سال کے لئے رسالہ فرقان جاری کیا ہے۔ اور آپ کی ایک معتدبہ تعداد کی خدمت میں بھی وہ رسالہ بھیجا جا رہا ہے۔ سوائے ان چند تنگ ظرف افراد کے جو صفت رواداری سے سراسر عاری ہیں۔ باقی دوست اس کا مطالعہ فرماتے ہیں۔ یکم جنوری ۱۹۴۴ء سے اس رسالہ کا تیسرا سال شروع ہے۔ اس اشتہار کے ذریعہ ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ فریق لاہور کے جو دوست آئندہ سال رسالہ فرقان باقاعدہ مطالعہ کرنا چاہیں۔ اور صرف خرچ ڈاک کے لئے تین آنہ کے ٹکٹ دفتر فرقان قادیان کے نام اپنے پتہ کے ساتھ ارسال فرمائیں گے۔ انہیں سال بھر رسالہ ملتا رہے گا۔ انشاء اللہ۔ اس اعلان کی غرض بجز خیر خواہی اور محبت کچھ نہیں۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ جلد وہ دن لائے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہونے والے سب پرانے اور نئے بھائی "خدا کے رسول کے تخت گاہ" (دافع البلاء ص۱۰) سے وابستہ ہو کر متفق ومتحد ہو جائیں۔

اللّٰھم اٰمین یارب العٰلمین

خاکساران

اراکین مجلس رفقاء احمد۔ قادیان

جماعتوں اور افراد کے قابل تعریف وعدے اور ان کی ادائیگی

فرمایا:-

(۱) "میں یہ بھی اعلان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ وہ مخلصین جو دوسروں سے آگے رہنے کے خواہش مند ہوا کرتے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ دسمبر کے مہینے کے اندر اندر اپنے وعدے لکھوا دیں۔ اسی طرح وہ جماعتیں جو اچھا نمونہ دکھانا چاہتی ہیں۔ انہیں بھی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی فہرستیں مکمل کرکے ۳۱ر دسمبر تک بلکہ ہو سکے۔ تو جلسہ سالانہ سے پہلے ہی مرکزی دفتر تحریک جدید میں بھجوا دیں۔ یہ میعاد صرف ان مخلصین کے لئے ہے جو نیکی کے میدان میں آگے رہنے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ ورنہ یوں وعدوں کے لحاظ سے ۷ر فروری ۱۹۴۴ء آخری تاریخ ہوگی۔ یعنی جو وعدے ۷ر فروری تک یہاں پہنچ جائیں گے۔ یا اپنے اپنے مقام سے ۳۱ر جنوری کو روانہ ہونگے وہی قبول کئے جاویں گے۔ باقی نہیں"

اللہ تعالےٰ کے فضل سے اکثر جماعتیں اور اکثر افراد ۳۱ر دسمبر تک اپنے وعدے مرکز میں پہنچا کر آگے رہے۔ تاہم ایک تعداد ایسی ہے۔ جو ابھی تک وعدہ نہیں کر سکی۔ ایسی جماعتیں اور افراد کو چاہیئے کہ وہ جلد سے جلد اپنے وعدے حضور کے پیش کر دیں۔ لیکن اس سال کے وعدے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ نمایاں اور غیر معمولی اضافہ کے ساتھ ہو یعنی گذشتہ سال کے مقابلہ میں دوگنا۔ تین گنا یا چار گنا سے بھی اوپر ہو۔ وہ احباب جو وعدہ کر چکے ہیں۔ لیکن ان کا وعدہ اضافہ سے تو ہے۔ مگر نمایاں اور غیر معمولی اضافہ نہیں انہیں چاہیئے۔ کہ اب اس میں مزید اضافہ کرکے اپنے وعدے غیر معمولی اور نمایاں اضافہ والے کر لیں۔ پس جن کے وعدے نہیں آئے وہ افراد اور جماعتیں اپنے وعدے ۳۱ر جنوری تک مرکز میں پہنچا دیں۔ اور جن افراد اور جماعتوں کے وعدے آچکے ہیں انہیں حضور کا یہ ارشاد یاد رکھنا چاہیئے:-

(۲) "اے خدا تو ہماری جماعت کے قلوب میں آپ قربانی کی تحریک پیدا فرما۔ اے خدا تو اپنے فرشتوں کو نازل فرما جو لوگوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں۔ اے خدا اس آمادگی کے بعد کے بعد پھر تو اپنے فرشتوں کو اس بات پر مامور فرما۔ کہ جو لوگ وعدہ کریں۔ وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں"

تحریک جدید کے مجاہد اس کوشش میں ہیں۔ کہ ۱۵ر مارچ ۱۹۴۴ء سے قبل اپنے وعدوں کو اگر سو فی صدی مرکز میں داخل نہ کر سکیں۔

توکم سے کم اس کا بڑا حصہ تو ضرور ادا کردیں چنانچہ سکندر آباد دکن کی جماعت جس نے اپنا وعدہ گذشتہ سال سے ڈبل کیا تھا اور اب جلسہ سالانہ پر جو فہرست حضور کے پیش کی ہے اس میں جماعت کا وعدہ دس ہزار روپیہ ہے جو گذشتہ سال کے مقابل پر تین گنا ہے۔ ساتھ ہی حضرت سیٹھ صاحب نے لکھا ہے کہ نصف رقم یا اس سے زیادہ حصہ تو ۳۱ر مارچ تک ادا ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور باقی بھی جلد تر پورا کردیا جائے گا۔ چک ۶/۱۱۰ ضلع منٹگمری کا وعدہ -/۶۵۷ گذشتہ سال سے دوچند سے زیادہ تھا۔ اور اس کا بڑا حصہ جلسہ سالانہ پر ہی داخل کردیا گیا ہے۔ امید ہے کہ بقیہ رقم ۳۱ر مارچ تک ادا ہوجائے گی۔ جماعت گوجرہ کا وعدہ گذشتہ سال ۳۳۲ تھا۔ اس سال کے لئے ۷۰۳ ڈبل سے زیادہ ہے۔ ساتھ ہی نوٹ ہے کہ وعدوں کا بڑا حصہ انشاء اللہ تعالیٰ جنوری ۱۹۴۴ء میں ادا کردیا جائے گا۔ محترمہ شاہزادہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد نواز خان صاحب ذیلدار دلم ضلع سیالکوٹ اب شامل ہوتی ہیں۔ اور سال اول ۱۰۔ دوم ۱۵ سال سوم ۲۰ سال چہارم ۲۵ سال پنجم ۳۰۔ سال ششم ۳۵ سال ہفتم ۴۰ سال ہشتم ۴۵ سال نہم ۵۰ کل -/۲۷۰ اور سال دہم کا وعدہ -/۲۳۰ کل -/۵۰۰ روپیہ۔ اور لکھا ہے یہ سب رقم انشاء اللہ تعالیٰ فروری ۱۹۴۴ء میں ادا کردونگی وہ جو شامل نہ تھے۔ اگر اب اللہ تعالیٰ نے انکو توفیق دی ہے۔ تو اس سال کا چندہ دے کر شامل ہوسکتے ہیں۔ سید مدار صاحب شموگا ابن سید کلیم اللہ صاحب نے گذشتہ سال ۱۰۰ دیا اور اس سال کے واسطے تین سو روپیہ حضور کا خطبہ پڑھ کر اسی وقت ارسال کردیا۔ جماعت کھیوہ باجوہ کا وعدہ -/۶۵۱ روپیہ کا ہے جو گذشتہ سال سے ڈبل ہے۔ مولوی ابو محمد عبداللہ صاحب کی اپنی رقم اس میں ۲۷۰ روپیہ ہے۔ جس کی بابت لکھا ہے کہ جنوری میں انشاء اللہ تعالیٰ ارسال ہوگی۔

حاجی محمد نظیر صاحب شاہجہانپوری جنگی پنشن صرف دس روپیہ ماہوار ہے۔ انہوں نے اپنا چندہ -/۱۰۰ اور اپنی اہلیہ صاحبہ کا -/۵۰ روپیہ سال دہم کا جو گذشتہ سال سے دوگنا ہے۔ جلسہ سالانہ پر داخل فرمادیا ہے۔ اس جماعت کا وعدہ بھی گذشتہ سال کے مقابلہ میں دوچند ہے۔

محمد بشیر احمد صاحب ڈیرہ دون نے گذشتہ سال -/۱۵۰ روپیہ ادا کئے تھے۔ اس سال کے لئے تین سو روپیہ کا وعدہ ہے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ جنوری ۱۹۴۴ء میں ادا کرینگے۔

پس وہ احباب جو وعدے کرچکے ہیں انہیں اپنے وعدے ۳۱ر مارچ تک ادا کرلینے کی پوری جدوجہد کرنی چاہیئے۔ تا وہ ادائیگی کے لحاظ سے بھی سابقون میں آجائیں اور وہ جماعتیں اور افراد جو اب تک وعدے نہیں کرسکے ۳۱ جنوری ۱۹۴۴ء سے قبل اپنے وعدے حضور کے پیش کرکے رضاء الٰہی حاصل کریں۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

اعلان ضروری

جن احباب نے شیخ غلام حسین صاحب ساکن محلہ دارالرحمت قادیان کے ذریعہ اراضی خرید کرنیکے لئے انکو روپیہ بھیجا تھا وہ مہربانی کرکے فوری طور پر اپنے اپنے روپیہ کی رسیدیں نظارت کو بھیجدیں یا اگر رسید نہ ہو تو انکے پاس اس بارہ میں جو تحریری ثبوت ہو۔ وہ بھیجدیا جائے۔ (نوٹ) اگر اصل نہ بھیج سکیں تو نقول اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ بھجوادیں۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان)

دارالشکر کمیٹی کا اعلان

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مورخہ ۲۶/۱۲/۴۳ کو بعد خاتمہ اجلاس اول جلسہ گاہ میں دارالشکر کمیٹی کا اجلاس عام بصدارت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب صدر دارالشکر کمیٹی منعقد ہوا۔ جس میں سال ۱۹۴۴ء کیلئے حسب ذیل اصحاب مجلس عاملہ کے ممبر منتخب ہوئے۔ مقامی ممبران میں سے خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ صوفی علی محمد صاحب۔ شیخ فضل حق صاحب۔ شیخ احسان علی صاحب اور خاکسار محمد الدین۔ بیرونی ممبران شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ کپورتھلہ۔ ڈاکٹر محمد اشرف صاحب [illegible]

ضرورت ہے

چند مستعد اور دیانتدار آدمیوں کی ضرورت ہے جو معمولی انگریزی جانتے ہوں اور تجارتی کاروبار سے دلچسپی رکھتے ہوں نیز کاروباری گفتگو کرنے میں مشاق ہوں۔ تنخواہ حسب لیاقت دیجائیگی خط و کتابت بمعرفت مینیجر صاحب الفضل قادیان

وی پی وصول فرمالئے جائیں

جن احباب نے الفضل کا چندہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ادا نہیں فرمایا اور نہ ہی بذریعہ منی آرڈر ارسال کیا ہے۔ انکی خدمت میں وی پی ارسال کردئے گئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وی پی وصول فرماکر ممنون فرماویں۔ احباب کو یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ وی پی وصول نہ کرنا الفضل کو نقصان پہنچانا ہے۔ امید ہے احباب اس امر کو ہمیشہ پیش نظر رکھینگے۔ (مینیجر الفضل)

ضرورت

کارخانہ میک ورکس قادیان میں مستریوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ -/۳۰ سے لیکر -/۶۰ ماہوار تک حسب تجربہ و لیاقت۔ جملہ درخواستیں بنام

میک ورکس قادیان

بھیجی جائیں

فوری ضرورت ہے!

ہمیں چند مستعد ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر والے یا گڈز بکنگ کلرکوں کی ضرورت ہے، جو محنت سے کام کرنے کے عادی ہوں تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خط و کتابت بمعرفت مینیجر صاحب الفضل کریں۔

زود جام عشق

یہ وہ شہرۂ آفاق نسخہ ہے جسے روسا استعمال کرتے ہیں۔ اس کے بڑے بڑے اجزاء مشک تاتارہ۔ ایرانی زعفران اور سنکھیا کا تیل ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہماری تیار کردہ گولیاں اجزاء کے خالص اور اعلیٰ ہونیکے لحاظ سے اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔ قوت جنسی اور پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر دوا ہے۔

قیمت ایک روپیہ کی چھ گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

خرید و فروخت زمین

ایسے دوست جو قادیان میں کسی زمین خریدنا یا فروخت کرنا چاہتے ہوں وہ

"رفیق اینڈ کو"

قادیان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ دس مرلہ سے آٹھ کنال تک کے قطعات کے کچھ خریدار موجود ہیں۔ فروخت کرنیوالے احباب کے لئے موقع ہے۔ وہ ہم سے خط و کتابت کے ذریعہ فیصلہ کرلیں۔

پروپرائیٹر "رفیق اینڈ کو" قادیان۔

اسقاط کا مجرب علاج

حب اٹھرا رجسٹرڈ

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہوجاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضؓ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت:۔ فی تولہ ۱۲ر مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر ۱۲ر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضؓ دواخانہ معین الصحت قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۷ر جنوری۔ روسی فوج کے جن دستوں نے پولینڈ کی ۱۹۳۹ء والی سرحد کو پار کیا تھا۔ وہ دس میل آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور انہوں نے ایک شہر پر قبضہ کرنے کے بعد ایک جنکشن کی طرف بڑھنا شروع کر دیا ہے۔ جو سرحد سے آنے والی ریلوے لائن کا پہلا جنکشن ہے۔ کل ماسکو سے پہلی بار یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۹۳۹ء والی سرحد کو ہم نے عبور کر لیا ہے۔ روسی فوجیں کیف اور چرکاسی کے ابھرے ہوئے مورچے پر بڑھ رہی ہیں۔ جرمنوں نے اعتراف کر لیا ہے کہ روسیوں نے بہت بڑا اور زور کا حملہ شروع کیا ہے

لنڈن ۷ر جنوری۔ کل رات پولینڈ کے وزیر اعظم نے لنڈن سے اپنے اہل وطن کے نام پیغام بھیجا۔ جس میں کہا۔ پولینڈ کو آزادی حاصل کرنے کا حق حاصل ہے۔ حالات خواہ کچھ ہی ہوں۔ اور جنگ کا نتیجہ خواہ کچھ ہی نکلے۔ پولینڈ کی حکومت کے مفاد پر آنچ نہ آنی چاہیئے۔

لنڈن ۷ر جنوری۔ کل ہمارے ہوائی جہاز دشمن کے علاقوں پر پھر حملہ کرنے کے لئے گئے۔ رود بار انگلستان کو عبور کرتے وقت لوگ ۹۰ منٹ تک ان جہازوں کے جانے کی آواز سنتے رہے۔

لنڈن ۷ر جنوری۔ اٹلی میں پانچویں امریکن فوج کے دستے دشمن کی قلعہ بندیوں کو توڑ کر بچاؤ کرنے والی ایک اہم چوکی میں گھس گئے۔ آٹھویں فوج کی بھی دشمن سے کئی جھڑپیں ہوئیں۔

واشنگٹن ۷ر جنوری۔ سائیڈور میں جو امریکی فوجیں اتری تھیں۔ وہ اب میڈانگ کی جاپانی چھاؤنی پر بڑھ رہی ہیں۔ سائیڈور سے دس میل کے فاصلہ پر امریکی اور جاپانی فوجوں کی جھڑپیں ہوئیں۔ ادھر اتحادی ہوائی جہازوں نے نیو برٹن میں جاپانی مورچوں پر بہت زور کا حملہ کیا۔ اور ۲۵۰ ٹن سے زیادہ وزن کے بم گرائے۔ بعض اتحادی بمباروں نے راباؤل کی چھاؤنی پر بھی حملہ کیا۔ اور دس جاپانی ہوائی جہازوں کو ٹھکانے لگایا۔ شاید ۵ اور کو بھی برباد کر دیا۔ ایک اتحادی ہوائی دستے نے نیو آئرلینڈ کی ایک بندرگاہ پر حملہ کر کے دو ڈسٹرائر تباہ کر دئے۔ یہاں پر ۸ جاپانی فائٹروں کو اور ایک بمبار تباہ کیا گیا۔

لنڈن ۶ر جنوری۔ مسٹر رچرڈ کیسی گورنر بنگال نے ایک بیان اخباری نمائندوں کو دیا۔ جس میں کہا کہ صرف آسٹریلیا کی طرف سے نمائندہ ہو کر ہندوستان نہیں جا رہا بلکہ برطانیہ کا نمائندہ ہو کر جا رہا ہوں۔ نیز کہا کہ میرا بہت زیادہ وقت بنگال میں اشیائے خوردنی کی سپلائی کے متعلق مدبروں کو صلاح مشورہ کرنے میں صرف ہو رہا ہے۔

لنڈن ۶ر جنوری۔ جرمن ریڈیو کے جنگی مبصر نے کہا۔ کہ جرمن خفیہ ہتھیاروں مثلاً نئی طرز کے راکٹ وغیرہ کے بارے میں جسقدر افواہیں پھیلائی گئی ہیں۔ وہ سب کی سب قطعاً بے بنیاد اور غلط ہیں۔ امسال جرمنی کی جنگی چالوں میں تغیر و تبدل کیا جائے گا اور اغلب ہے کہ موجودہ سال کے ختم ہونے سے پہلے پہلے جرمن فوجیں جارحانہ اقدام کرنے پر مجبور ہو جائیں۔

واشنگٹن ۵ر جنوری۔ محکمہ اطلاعات حربیہ کی ایک رپورٹ یہاں کل شائع ہوئی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ جاپان یا جرمنی میں سے کسی کے ہتھیار یا حوصلہ کم نہیں ہوا۔ جن علاقوں پر ۱۹۴۲ء میں جرمنی قابض تھا اس کا صرف ایک خمس اس سے چھن گیا ہے۔

لنڈن ۶ر جنوری۔ کل پولش حکومت کا ایک اور ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں یہ دوسرا اجلاس تھا۔ اجلاس کے بعد پولش حکومت نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ جس میں یہ امید ظاہر کی ہے کہ اگر روسی فوجیں پولینڈ کی سرحد میں داخل ہونگی۔ تو وہ اہل پولینڈ کے جذبات کا احترام کریں گی۔ اسلئے محب وطن فوجوں کو روسی فوجوں کی مزاحمت نہیں کرنی چاہیئے۔

امرتسر ۶ر جنوری۔ گذشتہ دو روز میں گورنمنٹ انسپکٹر نے امرتسر کے بعض سرکردہ پارچہ فروشوں کی دوکانوں اور گوداموں پر چھاپے مارے اور غیر مختوم کپڑے کے گٹھے قبضہ میں کر لئے۔

احمد آباد ۶ر جنوری۔ پولیس نے شہر کے مختلف حصوں میں بزازوں کی دوکانوں پر چھاپے مار گذشتہ چار روز میں آٹھ لاکھ روپیہ کا نا مہر شدہ کپڑا برآمد کیا۔ اس کپڑے کو سربمہر کر دیا گیا ہے۔

امرتسر ۶ر جنوری۔ چیف انسپکٹر سول سپلائیز پنجاب نے امرتسر میں ۱۵۱۲۹۳ گز کپڑا امرتسر میں سربمہر کیا ہے۔ اس کپڑے کو تاجروں نے نہ تو ۳۱ر دسمبر تک فروخت کیا تھا نہ اس کے متعلق حکام کو اطلاع دی گئی۔

انقرہ ۶ر جنوری۔ رومانیہ کی حکومت نے بسربیا کے شہریوں کو حکم دیا ہے کہ وہ صوبہ بسربیا سے محفوظ مقامات پر رومانیہ کے اور علاقوں میں چلے جائیں۔ بسربیا کے تخلیہ کی تیاریاں وسیع پیمانہ پر جاری ہیں۔

نئی دہلی ۶ر جنوری۔ مرکزی حکومت کے ارباب حل و عقد تعمیر بعد از جنگ کا پروگرام مرتب کرنے میں بڑے انہماک کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں مختلف صوبائی حکومتوں کی طرف سے تجاویز منگوائی جا رہی ہیں۔ اور ان پر غور کیا جا رہا ہے۔

بھوپال ۶ر جنوری۔ مہاراجہ کپورتھلہ اپنے اسٹاف کے ہمراہ بھوپال پہنچ گئے۔ اسٹیشن پر ہز ہائی نس نواب بھوپال، ریاست کے وزراء اور افسروں نے مہاراجہ کپورتھلہ کا خیر مقدم کیا۔

لنڈن ۷ر جنوری۔ انگریزی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے کل رات مغربی جرمنی پر حملے کئے۔ بعض برطانوی ہوائی جہازوں نے شمالی فرانس میں بھی دشمن کے ٹھکانوں کی خبر لی۔

لنڈن ۷ر جنوری۔ اٹلی کی لڑائی کے بارے میں اتحادی ہیڈکوارٹر کا اعلان مظہر ہے کہ ایڈریاٹک کے کنارے ہندوستانی فوجوں نے اپنے مورچے مضبوط کر لئے ہیں۔ اس مورچے پر سانو یٹو وے کے گاؤں میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ پانچویں فوج برف سے ڈھکے ہوئے علاقے میں آگے بڑھ رہی ہے۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے موسم کی خرابی کے باوجود دشمن کی چوکیوں پر حملے کئے۔ پانچویں فوج نے حملہ بول کر ایک پہاڑی پر قبضہ کر لیا۔ اور یہ فوج روم جانے والی سڑک کی چوٹی کی دوسری طرف بڑھ رہی ہے۔

ماسکو ۷ر جنوری۔ روسی فوج پولینڈ کی پرانی سرحد سے ۱۲ میل آگے بڑھ کر وارسا جانے والی ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ حملہ کر رہی ہے۔ بارڈیچیف کے جنوب مغرب کی طرف جو فوج جرمنوں کی اس لائن کو توڑنے کے لئے بڑھ رہی ہے۔ جس کے ذریعہ رسد اور کمک نیپر کے موڑ پر پہنچائی جاتی ہے۔ وہ اب کافی آگے بڑھ گئی ہے۔ بعض روسی دستے دریائے بگ کے اوپر کی طرف بڑھ رہے ہیں

واشنگٹن ۷ر جنوری۔ جنوبی بحر الکاہل میں نیو برٹن میں بوگن کی کھاڑی میں جو لڑائی ہو رہی ہے وہاں دشمن نے تین دن سے زیادہ سخت مقابلہ شروع کر دیا ہے۔ جب کے امریکی فوجیں راس گلاسٹر پر اتری ہیں۔ اب تک ۴۴۵